

سید محب اللہ شاہ راشدی کی دینی خدمات

SYED MUHIBBULLAH SHAH RASHIDI'S SERVICES IN THE FIELD OF ISLAMIC LITERATURE

الدكتور عبدالقدیر

المدرس المدرسة الابتدائية الحكومية كوجرانواله

الدكتور راحت اجمل

رئيس قسم العربی جامعة لاهور كلية للبنات

ABSTRACT:

There Rose many scholars who rendered their services in one field of Islamic Literature or the other. But there is seldom mention of Mujibbullah Shah Rashidi's who services for spread of Islamic Literature. Muhibbullah is exceptionally and tremendously did the same. He has dedicated his energies for this sacred mission for centuries. This article is an effort to to encompass the services of Muhibbullah Rashidi of Sindh in the field of Islamic Literature.

KEY WORDS: Muhibbullah, Peer Jhandhu, Peer Pagharah, Rashidi, Services, Hafiz Muhammad Amin.

کلیدی کلمات:

محب اللہ ، پیر جھنڈو، پیر پگارہ، راشدی، تصانیف ، حافظ محمد امین۔

خاندانی پس منظر :

سندھ کا راشدی خاندان، ایک معروف خاندان ہے۔ اسی خاندان سے حضرت سید محب اللہ شاہ راشدی کا تعلق تھا۔ اس خاندان کی دو مشہور شاخیں ہیں، ایک شاخ پیر پگارہ کہلاتی ہے، جس سے ہمارے ملک کے مشہور سیاسی لیڈر پیر پیر پگارہ ہیں۔ جبکہ دوسری شاخ پیر جھنڈا کہلاتی ہے۔ جس کے ہمارے مدوح پیر صاحب ایک گوہر شب چراغ تھے۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ، جن کے نام پر راشدی خاندان کہلاتا ہے چھٹے نمبر پر آنے والے سید محمد راشد شاہ ہیں ان کی بیٹی تھے، بڑے دو بیٹیوں میں سے ایک کا نام سید یاسین شاہ تھا اور دوسرے کا نام صبغت اللہ شاہ۔ سید محمد راشد شاہ کے پاس دو نشانیاں تھیں ایک جھنڈا اور دوسری پگڑی، جب ”سید محمد راشد شاہ نے وفات پائی تو افغانستان کے بادشاہ نے پگڑی سید محمد صبغت اللہ شاہ کو دی ان کی اولاد پیر پگارہ کہلائی اور جھنڈا سیدیاسین شاہ کو دیا اور ان کی اولاد پیر جھنڈو کہلائی۔(۱)

پیر سید محب اللہ شاہ راشدی چھٹے پیر جھنڈا ہیں۔

نسب نامہ:

محب اللہ بن احسان اللہ بن رشد اللہ بن رشید الدین بن یاسین بن محمد راشد بن سید محمد بقا شاہ آگے سے سلسلہ سیدنا حسین بن حضرت علی رضی اللہ عنہما تک پہنچتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ خاندان حسینی بھی ہے۔ سید محب اللہ شاہ راشدی ۹۲ محرم سن ۱۲۳۱ھ، ۲ اکتوبر ۱۲۹۱ء کو گوٹھ پیر جھنڈا سندھ میں پیدا ہوئے۔(۲)

تعلیم و تربیت:

پیر صاحب نے جس ماحول میں آنکھیں کھولیں، نہایت دیندار تھا، والد صاحب صوم و صلوة کے پابند ہی نہ تھے بلکہ سنت پر عمل کرنے اور زہد و تقویٰ میں مثالی نمونہ تھے۔ جس ماں کی گود میں پرورش پائی، وہ لالہ لا اللہ کی لوریوں سے بچوں کو سلاتی تھی۔ ایسے والدین کی کڑی نگرانی میں تعلیم و تربیت کے مراحل طے کیے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت خاندانی روایت کے مطابق پروے ضابطے اور قاعدے سے ہوئی اور پھر قرآن مجید حفظ کیا۔ اپنے دادا حضور کے مشہور مدرسہ دار الرشاد سے عربی، فارسی اور اردو میں فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد سندھ یونیورسٹی سے ۱۶۹۱ء میں بی اے اور ۱۶۹۱ء میں ایم اے اسلامیات کیا۔

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ کرام کی فہرست کافی وسیع جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

۱- حافظ محمد امین ۲- مولانا ولی محمد

- ۳- مولانا محمد اسماعیل افغانی
۴- مولانا قطب الدین
۵- مولانا عبدالوہاب
۶- مولانا حمید الدین
۷- مولانا محمد یوسف
۸- مولانا محمود احمد
۹- مولانا محمد خلیل
۱۰- مولانا عطاء اللہ حنیف
۱۱- مولانا عطاء اللہ حنیف

درس و تدریس:

سید محب اللہ کو درس و تدریس، مطالعہ اور تعلیم سے بہت لگا تھا۔ اس مقصد کے لیے زندگی کے بہترین اوقات صرف کیے۔ علم کے شوق اور قومی جذبے سے سرشار تھے۔ سندھ میں علم اور تعلیم کی توسیع و ترقی اور تبلیغ و اشاعت کی غرض سے انہوں نے سعید آباد میں ۱۶۹۱ء میں اورینٹل کالج کی داغ بیل ڈالی دور دراز کے طلبہ کی رہائش کے لیے اس کالج کو بھلی قائم کیا۔ کالج کے پرنسپل کے فرائض انہیں کے سپرد تھے۔

شاہ صاحب علمی و روحانی دنیا میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سے اوصاف بالحسنی سے متصف کیا تھا جو ایک قابل احترام عالم و فاضل کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ (۳)
مکتبہ العالیہ العلمیہ:

مدرسہ دارالرشاد سے منسلک ایک عالی شان مکتبہ بھی آپ کو وراثت میں ملا تھا۔ آپ کو نہ صرف ورق گردانی کا شوق تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دینی کتب جمع کرنے کی حرص بھی آپ کو دامن گیر تھی جس کے لیے آپ ہر سال ہزاروں روپے صرف کر کے نئی کتب خریدنے کے لیے مختلف کتب خانوں کا رخ کرتے اسی دلچسپی نے آپ کو امرتسر، آگرہ، دہلی اور سعودی عرب کا سفر کرنے پر ابھارا۔ کچھ اہم اور نادر نایاب کتب کی تلاش میں ترکی کے علمی مرکز استنبول میں تقریباً بارہ دن مختلف علمی کتب خانوں میں ورق گردانی کرتے رہے۔ آپ کے ان علمی سفروں کا یہ نتیجہ نکلا کہ آپ کا کتب خانہ ”مکتبہ العالیہ العلمیہ“ میں آج ہزاروں کی تعداد میں مطبوع اور سینکڑوں کی تعداد میں نایاب اور ناپید اہم علمی اور قلمی نسخے تشنگان علم کے لیے مشعل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں سندھی علماء مجددین و محدثین کی فارسی و عربی تصنیفات و تالیفات کے خطی و قلمی نسخوں کا جتنا نادر و قیمتی ذخیرہ کتب خانہ پیر جھنڈو میں محفوظ ہے وہ سندھ کی کسی دوسری لائبریری میں موجود نہیں ہے۔ (۴)
نکاح اور اولاد:

سید محب اللہ شاہ کا پہلا نکاح والد ماجد کی وفات کے بعد اپنی پھوپھی زاد سے ہوا۔ جس کے بطن سے تین بچے ہوئے۔ روح اللہ، جس کے نام سے سید محب اللہ راشدی نے اپنی کنیت ابو روح اللہ رکھی تھی۔ اور اختصار سے ابو الروح لکھتے تھے۔ یہ روح اللہ ۳۱، ۴۱ سال کی عمر میں جیپ کے حادثے میں فوت ہو گیا۔ دوسرے کا نام حمید اللہ، یہ چیچک کی بیماری میں مبتلا ہو کر دو، اڑھائی سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ تیسرے بچے کا نام محمد یاسین شاہ تھا جو بچہ اللہ بقید حیات ہے اور شاہ صاحب کی خاندانی مسند کا وارث اور جانشین ہی محمد یاسین شاہ ہے۔ جو ان کا سب سے بڑا صاحبزادہ ہے۔

سید محب اللہ راشدی کی دوسری شادی ۱۵۹۱ء میں ان کے والد ماجد کے زمانے کے ایک دوست کی لڑکی سے حیدرآباد میں ہوئی۔ ان سے بھی تین بچے (دو لڑکے، ایک لڑکی) پیدا ہوئے۔ پہلے بچے کا نام محمد رشاد شاہ اور چھوٹے کا نام محمد قاسم شاہ ہے۔ بعد میں سید محب اللہ شاہ نے اپنی کنیت بھی چھوٹے بچے کے نام پر ابو القاسم رکھی۔ یہ قاسم شاہ درس نظامی کے فارغ اور علم فضل میں اپنے والد گرامی قدر کے جانشین ہیں۔ اسی مناسبت سے کتب خانہ اور مدرسے کا انتظام ان کے سپرد کیا گیا۔ (۵)

وفات:

سید محب اللہ شاہ راشدی نے ۰۲ جنوری ۵۹۹۱ء حیدرآباد کے ایک ہسپتال میں وفات پائی اور اپنے آبائی گاؤں میں آسودہ خاک ہوئے۔ (۶)

تصنیف و تالیف:

سید محب اللہ شاہ راشدی نہ صرف فن خطابت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ بلکہ قدرت نے آپ کو تصنیف و تالیف کا ملکہ بھی عطا کیا تھا۔ آپ نے زمانہ طالب علمی ہی سے لکھنے کا آغاز کر دیا تھا۔ چنانچہ اس زمانے میں ایک کتاب عربی میں لکھی ”ضرب الاکتاف فی رد الاحناف“ اس میں نماز کے مختلف فیہ مسائل فاتحہ خلف الامام، آمین بالجبر، سینے پر ہاتھ باندھنا وغیرہ میں مسلک محدثین کی تائید کی۔ آپ سب علوم اسلامیہ پر یکساں دسترس رکھتے تھے۔ فن اسماء الرجال سے آپ کو قلبی لگاؤ تھا تفسیر اور علم تفسیر میں آپ کا مقام اعلیٰ، منطق اور فلسفہ پر عبور، تاریخ اور ادب پر گہری نظر، صرف اور نحو پر آپ کو مکمل دسترس حاصل تھی۔ مطلب یہ کہ عصر حاضر میں آپ دینی، علمی اور اخلاقی خصائل کی خوبصورت کتاب تھے۔ آپ قلمی کاوشوں کا ایک بہت بڑا مجموعہ عربی، اردو اور سندھی زبان پر مشتمل ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

ہم یہاں شاہ صاحب رحمہ اللہ کی ان تصانیف کا تذکرہ کرتے ہیں جو ہم کو میسر آئی۔

۱۔ التعلیق النجیح علی جامع الصحیح (عربی) ”غیر مطبوع“

امام بخاری امیر المومنین فی الحدیث جن کی شہرت یافتہ کتاب صحیح البخاری جن کو علماء کرام و محدثین عظام نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کے درجے سے نوازا ہے اس کتاب کی بے شمار شروحات لکھی گئی ہیں اور اسی طرح عرب و عجم کے محدثین نے اس پر تعلیقات اور حواشی لگا کر اس کے نکات کو اجاگر کیا ہے تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے بھی اس مایہ ناز کتاب پر التعلیق النجیح کے نام سے ایک حاشیہ لگایا ہے یہ حاشیہ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے بیروت کی چھپی کتاب صحیح البخاری جو کہ (۹) جلدوں پر مشتمل تھی اس کتاب کے حواشی پر لگایا ہے اور بہت ہی مختصر اور جامع ہے اگر یہ کہہ جائے کہ فتح الباری کا خلاصہ ہے تو زیادہ بہتر ہوگا لیکن اس کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کو علم حدیث پر مکمل دسترس حاصل تھی شاہ صاحب کے فرزند سید قاسم شاہ صاحب اس کی تبیض کر رہے ہیں امید ہے یہ کتاب جلد طبع ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔

۲۔ تراجم الرواة لکتاب القراءة خلف الامام لامام البیہقی (عربی) ”غیر مطبوع“

امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی اپنے دور کے ایک عظیم محدث جن کو اللہ تعالیٰ نے کمال کا حافظہ و ضبط دیا تھا، امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک کتاب ”القراءة خلف الامام“ تحریر کی جن میں انہوں نے ان تمام روایات کو جمع کیا ہے کہ امام مقتدی اور منفرد سب کے لیے خواہ سری نماز ہو یا چہری سورۃ الفاتحہ پڑھنی ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ان تمام روایات کے تراجم ان کی تاریخ ولادت وفات اور اقوال العلماء نقل کر کے اس کی تحقیق بھی کر دی ہے جس کی نظر ثانی مولانا فیض الرحمن الثوری رحمہ اللہ نے کی ہے۔

۳۔ التعلیقات علی صحیح ابن حبان (عربی) ”غیر مطبوع“

امام ابو حاتم محمد بن حبان اپنے دور کے ایک عظیم محدث ہیں جن کا شمار با کمال ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ امام ابن حبان نے حدیث میں ایک کتاب ”التقاسم والانواع“ کے نام سے ایک حدیث کی کتاب تحریر فرمائی اور اس کی ترتیب اقسام و انواع پر رکھی شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس کتاب کے حاشیہ پر ایک بہترین تعلیق لگائی ہے اور اکثر جگہ حدیث کے حکم کے ساتھ رجال پر مفصل بحث کی ہے۔

۴۔ تحصیل المعلاة بیان حکم الجہر بالبسملة فی الصلوة (عربی) ”غیر مطبوع“

امام کو نماز کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم چہری پڑھنا چاہیے یا سراً تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس میں احادیث سے ثابت کیا ہے کہ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا افضل ہے اور چہرے کے قائلین کے دلائل کا جواب بھی دیا ہے، اس کتاب کو کئی علماء نے پڑھا ہے اور اس پر بہترین تقریظ لکھی، ان شاء اللہ اس کتاب کو بھی بہت جلد طبع کرنے کا ارادہ ہے۔

۵۔ طریقت السداد وفضل المقال فی تراجم الرجال الثقات النبالی الذین لیس لہم ذکر فی تہذیب الکمال (عربی) غیر مطبوع، نا مکمل تہذیب الکمال امام المزنی رحمہ اللہ کی ایک بہترین کتاب ہے جس میں انہوں نے بالخصوص صحاح ستہ کے روایات کے تراجم ذکر کیے ہیں لیکن بہت سے ایسے روایات جو ثبوت ہیں اور جو ان کی شرائط پر ہیں لیکن ان کا ذکر اس کتاب میں نہیں ہے شاہ صاحب رحمہ اللہ اس کتاب میں ان روایات کو جمع کر رہے تھے لیکن ابھی چند ہی روایات پر کام کیا تھا کہ وقت اجل آگیا۔

- ۶- صدق المقال وسداد الاتجاه في بيان سوانح حيات محب الله، (اردو) ”مطبوع“
شاہ صاحب رحمہ اللہ ویسے تو اپنے لیے گمنامی کو پسند کرتے تھے بقول
ليس الخمول بعارٍ على امرئٍ ذی جلال
فلیلة القدر تخفی وتلك خیر الیالی
یعنی ایک عالم بلند رتبہ کے لیے گمنامی کوئی عار نہی ہے، دیکھو شب قدر مخفی رہتی ہے حالانکہ تمام راتوں
میں وہی بہتر رات ہے۔
- لیکن شاہ صاحب رحمہ اللہ کے بعض احباب کی ضد کے سامنے شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنی سوانح لکھی جو
کہ راقم الحروف نے مجلہ ”بجر العلوم“ (جو کہ بحر العلوم السلفیہ کا ترجمان ہے) میں ”محدث العصر نمبر“ میں مکمل حاشیہ کے
ساتھ شائع کر دی ہے۔
- ۷- المنهج الاقوام فی تفسیر سورة مریم ”سندھی“ غیر مطبوع
بعض احباب نے شاہ صاحب رحمہ اللہ سے اصرار کیا کہ وہ قرآن کی سندھی زبان میں ایک تفسیر لکھیں تو ان دنوں
میں شاہ صاحب رحمہ اللہ فجر کی نماز کے بعد سورۃ مریم کی تفسیر بیان کر رہے تھے چنانچہ آپ نے لکھوانا شروع کر دی
لیکن وہ ایک سورۃ بھی مکمل نہ کر سکے۔
- ۸- الصواعق المرسله من الكتاب العزيز الفرقان لاحراق الخدائع والاباطیل الواقعة فی الرسالة المسماة ببلاغ القرآن (اردو) غیر مطبوع۔
لاہور سے ایک رسالہ بنام ”بلاغ القرآن“ شائع ہوتا تھا اس میں چند اعتراضات تھے خصوصاً حضرت آدم علیہ السلام
کو فرشتوں کا سجدہ کرنا تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے دو جلدوں میں اس کا جواب تحریر کیا ہے۔
- ۹- التحقیق الجلیل فی ان الارسال فی القیام بعد الرکوع فی الصلوٰۃ و الحق من حیث الدلیل (سندھی) ”مطبوع“
یہ کتاب سندھی زبان میں ہے اور اس میں ارسال الیدین کو حق قرار دیا گیا ہے اور منکرین کے دلائل کا جائزہ لے کر
ان کا علمی تعاقب کے ساتھ جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔
- ۱۰- نیل الامانی وحصول الامال بتحقیق ان الہیئۃ المسنونۃ للقیام بعد الرکوع ہی الارسال (اردو) ”مطبوع“
اس کتاب میں بھی ارسال الیدین بعد الرکوع پر بحث کی گئی ہے۔
- ۱۱- تائید عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال لاهل الارسال فی بتحقیق نیل الامالی وحصول الامال۔
شاہ صاحب رحمہ اللہ کے برادر اصغر فضیلۃ الشیخ سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے شاہ محب اللہ صاحب رحمہ اللہ
کے ”نیل الامانی“ کے جواب میں ”القنوط والیائس لاهل الارسال“ تحریر فرمایا تو اس کے جواب الجواب میں یہ کتاب تائید عالم
الغیب تحریر فرمائی۔
- ۱۲- الرد علی الرسالہ النور اللہ شاہ الراشدی
شاہ بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کے فرزند نور اللہ شاہ الراشدی رحمہ اللہ نے شاہ صاحب کی کتاب التحقیق الجلیل
کا جواب دیا تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس کا رد لکھا۔
- ۱۳- جودۃ التنقیح فی مسئلۃ رکعات التراویح (اردو) ”مطبوع“
ضلع میر پور خاص کے علاقہ جسم آباد میں علماء بریلوی کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں انہوں نے
۰۲ رکعات تراویح کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ضعیف وموضوع روایات کے ذریعے سعی کی تھی تو اہلیان میر پور خاص نے
شاہ صاحب کی خدمت میں یہ اشتہار روانہ فرمایا اور اس کا جواب طلب کیا جس کا شاہ صاحب نے علمی تعاقب کیا اور احادیث
صحیحہ سے ثابت کیا کہ اٹھ رکعات پڑھنا ہی سنت ثابت ہے۔
- ۱۴- القنوط الدانیۃ فی اجوبہ السلات الثمانیہ (اردو) ”مطبوع“
صوبہ پنجاب کے ایک شخص نے ایک صفحہ پر اٹھ سوالات لکھ کر ارسال کیے اور ان کے جوابات طلب کیے
تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ان سوالات کے جوابات بعض تفصیلی اور بعض اجمالی شکل میں دیئے ہیں جو کہ تمام کے تمام
براہین قاطعہ سے مزین ہیں۔
- ۱۵- التوییح الزجر لمن یمنع عن اداء الرکعتین جالساً بعد الوتر (اردو) ”مطبوع“

صوبہ پنجاب اور جماعت اہل حدیث کے عظیم مناظر محدث شیخ عبدالقادر حصاروی رحمہ اللہ نے وتر کے بعد دو رکعات کو پڑھنا بدعت قرار دیا تو شاہ صاحب نے احادیث صحیحہ سے ثابت کیا کہ یہ صحیح ہے اس مقالہ میں شاہ صاحب نے ان کا ردّ پیش کیا ہے۔

۱۶۔ المقالہ الوفیہ بمزایا التعليقات السلفیہ (اردو) ”مطبوع“

فضیلۃ الشیخ مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کے سرخیل عالم دین تھے ان کی ایک مایہ ناز اور شہرت یافتہ کتاب ”التعلیقات السلفیہ“ جو کہ سنن نسائی پر حاشیہ ہے شاہ صاحب رحمہ اللہ نے الاعتصام کے خاص نمبر پر ایک مضمون مذکورہ نام سے تحریر کیا تھا۔

۱۷۔ محمد بن عبدالوہاب ایک مجدد و مصلح (اردو) ”مطبوع“

دنیا کے عظیم مجاہد اور اپنے وقت کے عظیم عالم دین الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے بارے میں شاہ صاحب نے ایک بہترین مقالہ تحریر کیا جس میں شاہ صاحب رحمہ اللہ نے شاہ صاحب کو ان کی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

۱۸۔ القواطع الرحمانیہ لتردید افتراء الفرقہ القادیانیہ (اردو) ”مطبوع“

یہ کتاب ۱۹۵۲ء میں سندھی زبان میں چھپی تھی جس میں قادیانیوں کا ردّ قرآن و حدیث سے پیش کیا گیا ہے اب اس کتاب کو اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

۱۹۔ اتحاد السادة الكرام بتحقیق ان اول صلاة المسبوق هو ما ادركه مع الامام (اردو) ”مطبوع“

مسبوق کی امام کے ساتھ رکعت پہلی ہے یا وہی جو امام پڑھ رہا ہے، یہ مسئلہ بھی محدثین کے ہاں مختلف فیہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کا اس کتاب میں یہ موقف ہے کہ وہ مسبوق کی پہلی رکعت ہے اور جو ان سے رکعت رہ گئی ان کو وہ بعد میں مکمل کرے گا یہ علمی بحث ہے شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ نے دونوں طرف سے دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں اور مخالفین کے جوابات بھی احسن انداز سے دیئے ہیں۔

۲۰۔ السعی الاثیث فی تحقیق التلقب باہل الحدیث (اردو) ”مطبوع“

جماعت المسلمین کی طرف سے ایک اعتراض آیا کہ اہل الحدیث لقب رکھنا صحیح نہیں تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس کتاب میں لقب اہل حدیث کی بہترین تشریح اور توجیہ بیان کی ہے اور ساتھ مخالف قول کا جواب بھی دیا ہے۔

۲۱۔ زالة نقاب التزوير عن وجه مسئلة التصوير (اردو) ”مطبوع“

شاہ صاحب رحمہ اللہ تصویر کشی کے سخت مخالف تھے ایک دفعہ وہ اسلام آباد کسی میٹنگ میں گئے تو تصویر کشی عام ہو رہی تھی تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ڈاکٹر انیس احمد صاحب کو ایک کتاب لکھ کر ارسال کر دی جس میں قرآن و حدیث سے بے شمار دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ حرام ہے غیر شرعی ہے۔

۲۲۔ التحقیق المستحلی فی ثبوت الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدة الاولى۔

تشہد اول میں درود پڑھنے کا مسئلہ یہ ایک علمی بحث سے شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے تشہد اول میں درود پڑھنا صحیح ہے۔

۲۳۔ ایضاح المرام والاستیفاء الکلام علی تضعیف حدیث النہی عن الانتعال فی حالة القيام۔

محترم شیخ جابر دامانوی صاحب نے کھڑے ہو کر جوتی پہننے والی حدیث کو ضعیف کہا تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ان کے ردّ میں یہ مضمون لکھا کہ یہ روایت صحیح ہے۔

۲۴۔ تسکین القلب المشوش باعطاء التحقیق فی تدلیس الثوری والاعمش (اردو) ”مطبوع“

حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ نے بھی ”جوتی پہننے والی روایت پر تنقید فرمائی“ تو اس کے جواب میں شاہ صاحب رحمہ اللہ نے یہ مقالہ تحریر کیا اور یہ کافی علمی کاوش ہے۔

۲۵۔ حیاز الصلاة بیان ادعیة الصلوة (اردو) ”مطبوع“

کراچی کی اہل حدیث جماعت کے احباب نے نماز کی دعاؤں کے بارے میں ایک چھوٹی سی کتاب لکھنے کا امر کیا یہ کتاب ان کے امر کی تعمیل میں لکھی تھی۔ (۷)

حوالہ جات

- (۱) بحر العلوم، سہ ماہی، سلسلہ اشاعت نمبر ۹، حیدر آباد، ۲۰۰۲ء، ص ۷۱، وسجاد، محمد یوسف، تذکرہ علمائے الحدیث، جامع ابراہیمیہ سیالکوٹ، ص ۵۰/۲۔
- (۲) بحر العلوم، سہ ماہی، سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱، حیدر آباد، ۲۰۱۱ء، ص ۳۴۰
- (۳) بحر العلوم، سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱، ص ۲۱۳
- (۴) بحر العلوم، سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱، ص ۲۶۸، راشدی، ڈاکٹر وفا، تذکرہ علماء سندھ، ص ۹۸-۹۹، والاعتصام، ہفت روزہ، لاہور، ۱۴ اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۲۰۔
- (۵) بحر العلوم، سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱، ص ۳۴۲
- (۶) بحر العلوم، سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱، ص ۲۱۱، و کتبہ ہر، محمد جن، مقدمہ بدیع النفا سیر، جمیعت الحدیث سندھ، ص ۲۳، و بھٹی، محمد اسحاق، کاروانِ سلف، مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد، ۱۹۹۹ء، ص ۳۷۹، و دعوتِ الحدیث، ماہ نامہ، حیدرآباد، اگست ۲۰۰۴ء، و صدیقی، محمد تنزیل، اصحابِ علم و فضل، اصلاح المسلمین پبلشرز کراچی، ص ۴۳، و بحر العلوم، اشاعت ۲۰۱۱ء، ص ۳۶-۳۷، و شاہ، سید فیض الدین، راشدی خاندان کا شجرہ نسب، ص ۱۵-۱۸۔
- (۷) مجلہ بحر العلوم، ص ۷۲-۷۷، ۳۵۱-۳۵۶، و بحر العلوم، اشاعت ۲۰۰۷ء، ص ۳۶-۳۷، و فکر و نظر، ص ۳۷-۳۸، و بھٹی، کاروانِ سلف، ص ۳۷۹، و الازہری، افتخار احمد، مقالاتِ راشدیہ، نعمانی کتب خانہ، لاہور۔